

## 315345- سورت فاتحہ کے نزول کا وقت

سوال

سورت فاتحہ کا نزول کب ہوا؟ کیا لوگوں پر نمازیں فرض ہونے کے بعد یا پہلے؟ مجھے آپ سے اسی بات کی تعمیں معلوم کرنی ہے۔

پسندیدہ جواب

اول:

اکثر علمائے کرام کے ہاں سورت فاتحہ کی سورت ہے، اس سورت کے کمی ہونے پر علمائے کرام نے متعدد دلائل کو دلیل بنایا ہے، جن میں سے چند یہ ہیں:

1. اس موقف پر متعدد صحیح دلائل موجود ہیں، جیسے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَنْهَدَ آتِيَّاتَكَ سَبَقًا مِنَ النَّعْنَافِ وَالْقُرْآنَ الْكَلِمَاتِ﴾۔

ترجمہ: اور یقیناً ہم نے آپ کو بار بار پڑھی جانے والی سات آیات اور قرآن عظیم عطا کیا ہے۔ [اُجھر: 87]

اور سورت انجمن اجتماعی طور پر کی سورت ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **(سبقاً من النعفاف)**۔ تفسیر میں بتایا ہے کہ اس سے مراد سورت فاتحہ ہے، اس لیے یہ لازم ہو جاتا ہے کہ سورت فاتحہ کمکہ میں نازل ہو چکی تھی۔

1. نماز کی فرضیت مکہ میں ہوئی اور سورت فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

بعض علمائے کرام تو یہ بھی کہتے ہیں کہ سورت فاتحہ سب سے پہلے نازل ہوئی، لیکن یہ موقف ضعیف ہے،

ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"سورت فاتحہ کمکہ میں نازل ہوئی، اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔۔۔ تاہم کسی کا یہ کہنا کہ سورت فاتحہ مدینہ میں ہی نازل ہوئی ہے یہ بلاشبہ غلطی ہے۔" ختم شد  
مجموع الفتاویٰ" (190/191)

سورت فاتحہ کے کمی ہونے کو محققین کی ایک جماعت نے راجح قرار دیا ہے جن میں ابن تیمیہ، ابن کثیر، ابن حجر، بیضاوی اور کوشاشی وغیرہ شامل ہیں۔  
تفصیلات کے لیے دیکھیں کتاب: "المکی والمدنی" از عبد الرزاق حسین (1/446-468)

دوام:

امام قرطبی رحمہ اللہ "جامع لأحكام القرآن" (1/115) میں لکھتے ہیں کہ:

"اس بات میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ نماز کی فرضیت مکہ میں ہوئی ہے، اور اسلام کی پوری تاریخ میں ایسا کہیں نہیں ملتا کہ کوئی نماز سورت فاتحہ کے بغیر ہوئی ہو، اس کی دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے: (سورت فاتحہ کے بغیر کوئی نماز نہیں) تو اس حدیث میں خبر دی ہے گئی نہ کہ حکم لاگو کرنے کا آغاز کیا ہے۔ واللہ اعلم" ختم شد

والله عالم